بسم اللہ الرحمن الرحیم

امامیہ

دینیات

درجۂ پنجم کیلئے

ناشر

امامیہ ایجوکیشن اینڈ ویلفیر ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

نمبر 68، شیواجی روڈ، شیواجی نگر، بنگلور- 051 560

نام کتاب : **امامیہ دینیات** (درجۂ پنجم)

ترتیب و پیش کش : مولانا سید امتیاز حیدر جہانیاں پوری

صفحات : 120

اشاعت : تیسرا ایڈیشن جنوری 2011ء

قیمت : ۲۰/روپے

ناشر : **امامیہ ایجوکیشنل ٹرسٹ** (رجسٹرڈ)

H.V.S. اپارٹمنٹ، نمبر 1، لوک ناتھن روڈ، بنگلور-560052

فون: 22266320-080 موبائل: 09379907096

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند باتیں

امامیہ ایجوکیشن اینڈ ویلفیر ٹرسٹ کا بنیادی ہدف قوم کے نونہالوں اور نوجوانوں کو زیورِ تعلیم و تربیت سے آراستہ کرنا ہے اس لئے ہر ممکن سہولت فراہم کی جاتی ہے لیکن اس ضمن میں ہماری یہ کوشش رہی ہے کہ مستقبل کی ہماری یہ امیدیں عصری تعلیم کے ساتھ دینی علوم، شرعی احکام و وظائف سے بھی واقف ہوں اس لئے ضرورت کے تحت نصاب پر نظر ثانی اور ضروری تبدیلیاں کی جاتی رہی ہیں اور بہتر نتائج کے لئے یہ امر ناگزیر ہے۔

ہمارے سامنے ایک بنیادی مشکل اردو زبان کی تھی زیادہ تر مراکز میں دینیات اردو میں ہی پڑھائی جاتی ہے اس لئے اس بات کی شدت سے ضرورت تھی کہ زبان پر پہلے توجہ دی جائے کیونکہ مفاہیم اسی پل سے گذر کر ہم تک پہنچتے ہیں۔

امامیہ دینیات کے جدید ایڈیشن میں اس بات پر خاص توجہ دی گئی ہے کہ بچہ جس سبق کو بطور دینیات پڑھ رہا ہو وہی اس کے لئے زبان دانی کا بھی سبق ہو، ان اسباق کے کم و کیف میں، بچوں کی ضرورت، ذوق، دلچسپی اور نفسیات کا پورا پورا خیال رکھا گیا۔ سبق کے آخر میں اچھی خاصی مشقیں رکھی گئی ہیں جو زبان دانی، تحریر اور مواد سبق کو سمجھنے اور یاد رکھنے میں نہ صرف معاون و مددگار رہوں گی بلکہ طلبہ و طالبات میں غور و فکر، انفرادی مطالعہ کی عادت اور معلومات میں مزید اضافے کے لئے بھی انشاء اللہ محرک ثابت ہوں گی۔ ہم نے اس کتاب کو بہتر اور زیادہ سے زیادہ مفید بنانے میں کسی بھی امکانی کوشش سے دریغ نہیں کیا ہے۔

ہم اپنی اس کوشش میں کس حد تک کامیاب ہو سکے ہیں اس کا صحیح اندازہ تو اساتذہ، سرپرست اور تعلیم سے دلچسپی رکھنے والے اہل نظر افراد کی رایوں اور تبصروں سے ہی ہو سکے گا۔

مرزا محمد مہدی عفی عنہ
صدر
امامیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

کیا ہے کہاں ہے!

سبق نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
1	مناجات	5
2	سبق شروع کرنے سے پہلے کی دعا	7
3	لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	8
4	کیا ہم اللہ کو دیکھ سکتے ہیں؟	11
5	باغ کی سیر	13
6	انسانی بقا	16
7	حیات طیبہؐ کے ابتدائی چالیس سال	19
8	دعوت ذو العشیرہ	23
9	ہجرت	27
10	معراج	30
11	پیغمبر کا جانشین کون ہو سکتا ہے؟	32
12	ہشام بن حکم کا امامت پر استدلال	35
13	اچھے اور برے کی تمیز	40
14	تقلید	43
15	غسل	45
16	حج	47
17	زکوٰۃ	50
18	خمس	53
19	جہاد	56
20	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر	58
21	فقہی الفاظ اور ان کے معنی	61
22	حضرت صالح علیہ السلام	63
23	بچہ بول پڑا	65
24	انیس (۱۹) بیٹے	68
25	حضرت ہاشم علیہ السلام	71
26	صرف اللہ کے لئے	73
27	عید مباہلہ	75
28	صلح حدیبیہ	79
29	فتح مکہ	83
30	کربلا کا پس منظر	85
31	پہلا مؤذن	89
32	ایک سچا شیعہ	91
33	حسن اخلاق	94
34	مادرِ مہرباں	97
35	یتیموں سے سلوک	102
36	عیادت	104
37	غیبت	106
38	غصہ	109
39	آیت اللہ العظمیٰ سید روح اللہ موسوی خمینیؒ سے ایک ملاقات	111
40	آیت اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم الخوئی کی زندگی کا ایک دن	113
41	ترانہ	115

سبق ۱

مناجات

مجھ کو بس جذبۂ سلمانؓ و ابوذرؓ دیدے
پھر مجھے چاہے سکندر کا مقدر دیدے
پاک کرنی ہے زبان ذکر محمدؐ کیلئے
آبِ کوثر مجھے اسے ساقیِ کوثر دیدے
چوم کر روضۂ سرکارؐ ابھی آجاؤں
دو گھڑی کیلئے جبرئیلؑ مجھے پَر دیدے
میرے بھی دل میں تمنا ہے مجھے ہو معراج
مجھ کو بھی خاکِ کفِ پائے پیمبرؐ دیدے
جتنی خوشیاں ہیں وہ سب دیدے زمانے کی مجھے
میرے معبود غمِ سبطِ پیمبرؐ دیدے
جو لہو قوم کا پی جائیں وہ رہبر ہیں بہت
قوم پہ گھر جو لٹا ڈالے وہ رہبر دیدے
دورِ حاضر کے یزیدوں کو مٹانے کیلئے
لاکھ دو لاکھ نہیں صرف بہتر دیدے
آج پھر ہے ترے کعبے کے تحفظ کا سوال
پھر ابابیل کی منقار میں کنکر دیدے

پرچم نصرت اسلام اٹھانے کیلئے
بازوئے حضرتِ عباسؑ دلاور دیدے
الفتِ آل نبیؐ جس میں ہو وہ دل ہو عطا
جو نہ خم ہو درِ ابلیس پہ وہ سر دیدے
اس کے ماتم کو مسلمان بتائیں بدعت
جو مسلماں کیلئے اپنا بھرا گھر دیدے
گرمیٔ حشر میں تپتی ہوئی روحوں کو رضاؔ
کچھ نہ دے سایۂ دامانِ پیمبرؐ دیدے

سبق شروع کرنے سے پہلے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَخرِجنِی مِنْ ظُلُمَاتِ الْوَھمِ

اے اللہ! مجھے وہم وگمان کی تاریکی سے نکال

وَاَکرِمنِی بِنُورِ الْفَھمِ

اور مجھے علم وہنر کی روشنی دے

اَللّٰھُمَّ افْتحْ عَلَینَا اَبوَابَ رَحمَتِکَ

اے اللہ! ہم پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے

وَانشُرْ عَلَینَاخَزَائِنَ عُلُومِکَ

اور ہم پر اپنے علوم کے خزانے بکھیر دے

بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمُ الرَّاحِمِینَ

اپنی رحمتوں سے اے رحمٰن ورحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

الٰہی (ہمارے سردار) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر رحمت بھیج

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

لا الہ الا اللہ دین اسلام اور ہر مسلمان کے ایمان کی روح ہے، مسلمان وہی ہوتا ہے جو لا الہ الا اللہ پر یقین کامل رکھے لا الہ الا اللہ کے معنی ہیں ''نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے''

''لا'' کے معنی ''نہیں'' کے ہیں۔ ''الہ'' کے معنی معبود یعنی اللہ کے ہیں۔ ''الا اللہ'' کے معنی سوائے اللہ'' کے ہیں۔ یعنی ہر مسلمان پہلے تمام دوسرے خداؤں کے وجود کا انکار کرتا ہے اور پھر اللہ کا اقرار کرتا ہے اور اذان و اقامت میں اس کی گواہی دیتے ہوئے اعلان کرتا ہے۔ ''اشہدان لا الہ الا اللہ'' (میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے) اور اذان و اقامت کا اختتام بھی ''لا الہ الا اللہ'' پر ہی ہوتا ہے اس طرح ہم ایک بار اور یاد کرتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ ہم صرف اس کے بندے ہیں اور ہر کام اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کرتے ہیں۔

امام علی رضا علیہ السلام جب ''مامون رشید'' کے طلب کرنے پر مدینہ منورہ سے ایران کے شہر خراسان جا رہے تھے تو آپ کا گزر شہر نیشاپور سے ہوا اور وہاں کے لوگوں نے امامؑ سے کوئی حدیث تعلیم کرنے کی فرمائش کی تو امامؑ نے یہ حدیث سنائی:

کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' سے متعلق میں نے اپنے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے انہوں نے اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السلام سے انہوں نے اپنے والد امام زین العابدین علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد شہید کربلا امام حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے اور انہوں نے پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ ''جبرئیل نے آپؐ تک اللہ کا یہ پیغام پہنچایا ہے کہ کلمہ (لا الہ الا اللہ) میرا (اللہ کا) قلعہ ہے جو اس کلمہ کو پڑھے گا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوگا اور جو بھی میرے قلعہ میں داخل ہوگا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہوگا''

پھر تھوڑی دیر کے بعد فرمایا:

لیکن کچھ شرطوں کے ساتھ' اور اس کی ایک شرط ہم ہیں۔ یعنی یہ کہ آپ ہماری (ائمہ اطہار علیہم السلام کی) پیروی کریں۔

اس موقع پر تقریباً ۸۰ ہزار لوگوں نے اس حدیث کو نقل کیا۔ یہ ''حدیث سلسلۃ الذہب'' کے نام سے بھی معروف ہے۔

سوچو...اور جواب دو :

۱) کلمہ کے معنی کیا ہیں؟ اذان اور اقامت میں ہم کیا گواہی دیتے ہیں؟

۲) کلمہ کے متعلق امام علی رضاؑ نے کون سی حدیث سنائی اور کیا فرمایا؟

۳) ائمہ کی پیروی کے بغیر کیا ہم قلعہ میں داخل اور عذاب خدا سے محفوظ رہ سکتے ہیں؟

خالی جگہ پر کریں :

۱) لا الہ الا اللہ دین اسلام اور ہر .... کے ایمان کی روح ہے(مشرک، بے دین، مسلمان، دیندار)

۲) ہر کام ....خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کرتے ہیں۔(لوگوں کی۔ گھر والوں کی۔اللہ کی)

۳) اشہدان لا الہ الا اللہ'' (میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے ....کے)۔ (انسان۔فرشتہ۔اللہ)

دیے گئے الفاظ کی مدد سے جملے بناؤ :

معبود۔مسلمان۔ایمان۔شرک۔خوشنودی۔گواہی۔اذان۔اقامت۔
امام ہشتم۔خراسان۔مامون۔حدیث

سبق ۴

کیا ہم اللہ کو دیکھ سکتے ہیں؟

سائیکل کی اس تصویر کو غور سے دیکھیں! آپ کو سائیکل کے کون کون سے پرزے دکھائی دے رہے ہیں؟ لیمپ، ہینڈل، پیڈل، سیٹ، پہیے وغیرہ، لیکن کیا یہ سائیکل سوچ اور سمجھ سکتی ہے؟ کیا وہ خود سے راستہ طے کر سکتی ہے؟ یقیناً نہ تو وہ سوچ سمجھ سکتی ہے اور نہ ہی خود سے راستہ طے کر سکتی ہے۔

یہ محمود کی تصویر ہے وہ خود اپنی تصویر بنا رہا ہے کیا محمود سوچ سمجھ سکتا ہے؟ کیا وہ اپنے فیصلے خود کر سکتا ہے؟ یقیناً محمود سوچ سمجھ سکتا اور اپنے فیصلے خود کر سکتا ہے لیکن کیا ہم اس کی سوچ سمجھ کو دیکھ سکتے ہیں؟ ہم یقیناً محمود کی سوچ سمجھ نہیں دیکھ سکتے تو کیا اس کا مطلب ہے کہ وہ سوچ سمجھ نہیں رکھتا؟

اس کے پاس سوچ سمجھ ہے اور اس کی دلیل اس کا فن اور ہنر ہے اس سے ہم اس کی سوچ سمجھ کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

عقل ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھی جا سکتی کیونکہ آنکھیں صرف ٹھوس (سخت) یا سیال (بہنے والی) اشیاء کو ہی دیکھ سکتی ہیں اور عقل ٹھوس یا سیال اشیاء میں سے نہیں ہے اس کو پہچاننے کے لیے اس کے آثار اور

نشانیوں کو دیکھنا ہوگا۔ اللہ تبارک تعالیٰ بھی ہمیں ان ظاہری آنکھوں سے نہیں دکھائی دے سکتا لیکن ہم اس کی نشانیوں کو دیکھ کر اسے پہچان سکتے ہیں اور اس دنیا کی ہر ایک شے سے اس کی شان کبریائی ظاہر ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کو پہچاننے پر مجبور کرتی ہے انھیں دیکھ کر ہم اسکی ذات پر یقین کر سکتے ہیں۔

سوچو...اور جواب دو :

۱) سائیکل اور محمود میں کیا فرق ہے؟

۲) کیا اللہ تعالیٰ موجود ہے؟ جب ہے تو ہم کیوں نہیں دیکھ سکتے ؟

۳) بغیر دیکھے ہم اس کے وجود پر کیسے یقین کر سکتے ہیں؟

ذیل کے جملوں کو مکمل کریئے :

۱) عقل..............................سے نہیں دیکھی جاسکتی

۲) کیونکہ آنکھیں صرف..............اشیاء کو ہی دیکھ سکتی ہیں

۳) عقل..............................میں سے نہیں ہے۔

۴) اللہ تبارک تعالیٰ بھی ہمیں.......................نہیں دکھائی دے سکتا۔

۵) لیکن ہم اس کی..............................اسے پہچان سکتے ہیں۔

دیے گئے الفاظ کی مدد سے جملے بناؤ

شان - دلیل - فن - ہنر - آثار - یقین

محمود - نشانیاں - نمایاں - کریم

سبق ۵

باغ کی سیر

ایک دن حسن اور سعید اپنے ابو کے ساتھ سیر کی غرض سے باغ کی طرف گئے ، باغ بے حد خوبصورت تھا۔ اونچے اونچے پیڑ تھے ، رنگ برنگے پھولوں کے پودے تھے۔ باغ کے بیچ میں صاف شفاف پانی والا تالاب تھا، اس میں بطخیں نہایت آسانی کے ساتھ تیر رہی تھیں،کبھی کبھار وہ اپنی چونچ پانی میں ڈالتیں اور کوئی چیز چونچ سے پکڑ کر کھانے لگتیں۔

حسن اور سعید یہ نظارہ بڑی دلچسپی سے دیکھ رہے تھے، حسن نے اپنے بھائی سے کہا ''سعید دیکھو بطخیں کتنی آسانی سے تیر رہی ہیں۔کیا تم بھی اس طرح تیر سکتے ہو؟''

''اس بطخ کو دیکھو جو پانی سے باہر نکل آئی ہے اور اپنے پر جھٹک رہی ہے، اس کے پر دیکھو بالکل سوکھے ہیں، جیسے وہ پانی میں تھی ہی نہیں۔ بطخ کے پر پانی میں کیوں نہیں بھیگتے ؟ وہ دیکھو، وہ بطخ اڑ رہی ہے، اگر بطخ کے پر پانی میں بھیگے ہوتے تو وہ اڑ نہیں سکتی۔''

سعید نے بطخوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ''ٹھیک کہتے ہو، ایسا معلوم ہوتا ہے بطخ کے پر پانی میں

بالکل نہیں بھیگے ایسا کیوں ہوتا ہے؟ میں نہیں جانتا، چلو ابو سے پوچھیں''۔

حسن اور سعید دوڑتے ہوئے اپنے والد کے پاس پہنچے اور کہا'' ابو، دیکھئے بطخیں پانی میں کس طرح تیر رہی ہیں، ان کے پر بھیگتے تک نہیں، ہمیں بتائیے کہ پانی میں رہنے کے باوجود بطخوں کے پر کیوں نہیں بھیگتے؟''

تینوں تالاب کے قریب پہنچے، حسن اور سعید کے والد نے ان سے کہا، شاباش، یہ بڑی اچھی بات ہے کہ تم جو بات نہیں جانتے وہ دوسروں سے سیکھنا چاہتے ہو، اس طرح تمہاری معلومات میں اضافہ ہوگا۔ بطخوں کے پر اس لئے نہیں بھیگتے کہ وہ چکنے ہوتے ہیں۔ پانی چکنائی پر نہیں ٹھہرتا، پھسل جاتا ہے۔ بطخوں کے پر اسی وجہ سے نہیں بھیگتے۔ حسن اور سعید کے والد نے انہیں سمجھایا، اگر بطخوں کے پر چکنے نہ ہوتے تو بھیگ جاتے اور وزنی ہوجاتے تب بطخیں پانی میں نہ تو آسانی سے تیر سکتی تھیں اور نہ ہی ہوا میں اڑ بھی نہ سکتی تھیں۔

سعید نے کہا: ابو! بطخوں کو یہ نعمت کس نے دی ہے؟ بطخیں خود سے تو ایسا کر نہیں سکتیں۔؟

والد نے کہا'' بے شک، بطخوں کو یہ نعمت اللہ تعالیٰ نے دی ہے جو بڑا ہی مہربان' نہایت رحم والا اور تمام باتوں کو جانتا ہے۔ اللہ نے بطخ کو پانی میں تیرنے کے لئے خلق کیا، لہٰذا اللہ نے بطخوں کو اس طرح پیدا کیا کہ اس کے پر ہمیشہ چکنے رہیں، تاکہ پانی پھسل جائے اور وہ آسانی سے پانی میں تیر سکیں اور ہوا میں بھی اڑ سکیں۔

الفاظ و معانی :

رنگ برنگے	مختلف رنگ کے
صاف شفاف	صاف ستھرا

سوچو...اور جواب دو :

ا) ہم سب کا خالق کون ہے؟

ا جب بطخ پانی سے باہر نکلی تو داؤد نے اپنے بھائی سے کیا کہا؟

۲ سعید نے کیا جواب دیا؟

۳ حسن اور سعید نے اپنے والد سے کیا پوچھا؟ ان کے والد نے ان سے کیا کہا؟

۴ بطخوں کو کونسی نعمت حاصل ہے؟ یہ نعمت بطخوں کو کس نے دی؟

نیچے دیے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کرو

نعمت - مہربان - اچھی بات - دلچسپی - تالاب - صاف شفاف

بیان کیے گئے الفاظ کی مدد سے جملے مکمل کرو

ا. ہماری ضرورتوں کو.................سمجھتا ہے۔ (انسان۔فرشتہ۔اللہ)

۲. بطخیں پر بھیگنے کی وجہ سے..............نہیں سکتیں۔ (اڑ۔دوڑ۔تیر)

۳. ان کے پروں پر چکنائی ....نے لگائی ہے۔

(اس کے مالک نے۔نرومادہ نے۔خدا نے)

سبق ٦

انسانی بقا

جب ہم زمین میں کوئی بیج بوتے ہیں اور پانی دیتے ہیں تو کیا آپ جانتے ہیں کہ کیا تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں؟ بیج زمین کے اندر کن کن مرحلوں سے گزرتا ہے؟ کیا اس کی یہ تبدیلیاں مقررہ طریقے سے ہوتی ہیں؟ اور کیا وہ کوئی مقررہ شکل اختیار کرتا ہے؟ درحقیقت ہر بیج کا ابتدا ہی سے ایک مقصد ہوتا ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے یا اس نشانہ تک پہنچنے کے لئے بیج پھلتا پھولتا ہے۔ مثال کے طور پر گیہوں کے بیج کو لے لیجئے۔ بوئے جانے کے بعد بیج زمین میں جڑ پکڑتا ہے پھر کونپل پھوٹتی ہے اور وہ زمین کے اوپر بڑھنے لگتا ہے اور پھر اس کے پتے نکلتے ہیں اور اس سے بالیاں پھوٹتی ہیں ایک ایک بالی میں گیہوں کے بے شمار دانے ہوتے ہیں۔ اس طرح گیہوں کے ایک بیج سے سینکڑوں دانے پیدا ہوتے ہیں۔ ہم ان بالیوں کو اتار کر ان سے گیہوں کے دانے نکالتے اور اس گیہوں کا آٹا بناتے ہیں اور آٹے سے روٹی اور دوسری بے شمار کھانے کی چیزیں بنتی ہیں تمام پودے اسی طرح پھلتے اور پھولتے ہیں اور اپنے نشانے کی جانب بڑھتے ہیں یہ تمام مراحل اللہ کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں۔

جب آپ سیب کا پیڑ لگاتے ہیں تو آپ شروع ہی سے جانتے ہیں کہ سیب کے ننھے سے بیج کو بونے سے کیا ہوگا، ننھا بیج پودے میں اور پودا پیڑ میں بدلے گا اور پیڑ میں بے شمار پھل (سیب) لگیں گے اور لوگ اس لذیذ پھل کو کھا کر خوش ہوں گے۔

اللہ ہی نے تمام چیزیں خلق کی ہیں اور اللہ ہی نے ہر چیز کی نشو و نما کا ایک طریقہ مقرر کیا ہے اور ہر چیز آسانی سے اس مقررہ طریقے سے پھلتی پھولتی اور نشو نما کرتی ہے۔

تمام پودوں کو بڑھنے کے لئے پانی روشنی اور ہوا کی ضرورت ہوتی ہے اور اللہ نے پیڑ پودوں کو بڑھنے اور پھلنے پھولنے کے لئے پانی، روشنی اور ہوا خلق کیا ہے۔

انسان کی نشو و نما بھی ٹھیک اسی طرح ہوتی ہے؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ انسان کی نشو و نما کیسے ہوتی ہے؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ انسان کے دل و دماغ اور روح کے لئے ضروری چیزوں سے کون واقف ہے ؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ انسان کو کامل انسان بننے کے لئے ضروری چیزوں سے کون واقف ہے؟

اللہ اور صرف اللہ ہی ان تمام چیزوں سے واقف ہے۔ صرف اللہ ہی انسان کی فطرت کے راز جانتا ہے، اللہ ہی انسان کی زندگی اور آخرت کے حالات سے واقف ہے۔

اللہ نے تمام انسانوں کو ایک مقصد کے تحت خلق کیا ہے اور اس مقصد تک پہنچنے کے لیے راہ اور رہبر دونوں ہی متعین کیا ہے۔

انبیا الٰہی رہبر ہیں حضرت محمد مصطفیٰ کی ذات پر نبوت ختم ہوگئی لیکن انسان تو باقی تھے اس لیے رہبر کی ضرورت بھی باقی تھی اللہ نے انسانوں کی رہبری ائمہ اہل بیت علیہم السلام کے سپرد کر دی حقیقت میں ائمہ انبیاء الٰہی کا تسلسل ہیں۔

اللہ نے انسانی بقا کے لیے تمام چیزیں مہیا کی ہیں اس لیے ہمیں چاہیے اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں، پیغمبر اسلام کی ہدایات پر عمل کریں اور قرآن کے احکامات و ہدایات کی روشنی میں اپنی زندگی بسر کریں۔

سوچو...اور جواب دو :

۱ پیڑ پودوں کے پھلنے پھولنے کیلئے کونسی چیزیں ضروری ہوتی ہیں؟ یہ چیزیں کس نے پیدا کیں؟

۲ اللہ نے انسان کو کامل انسان بننے کے لئے کامل پروگرام کیسے دیا؟ انسانوں تک سب سے کامل

۳ پروگرام کس نے پہنچایا؟ اللہ انسانوں سے کیا چاہتا ہے؟

الفاظ و معانی :

نشونما	بالیدگی، پھولنا، پھلنا، پرورش پانا،

نیچے دیے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کرو :

کتاب - قرآن - احکامات - مذہب - کامل - ضروری

بیان کیے گئے الفاظ کی مدد سے جملے مکمل کرو :

۱. کسان بیج بوتا ہے مگر اگاتا..........ہے۔ (کسان۔زمین۔فرشتہ۔خدا)

۲. انسانی بقا کی.........کامل.........اپنے آخری.........کے ذریعے بھیجا۔

۳. یہ کامل پروگرام.........ہے اور اللہ چاہتا ہے کہ.........کو قبول کریں۔

جمع :

فرشتہ - کھیت - انسان - حیوان - حکم - چیز

سبق ۷

حیاتِ طیبہؐ کے ابتدائی چالیس سال

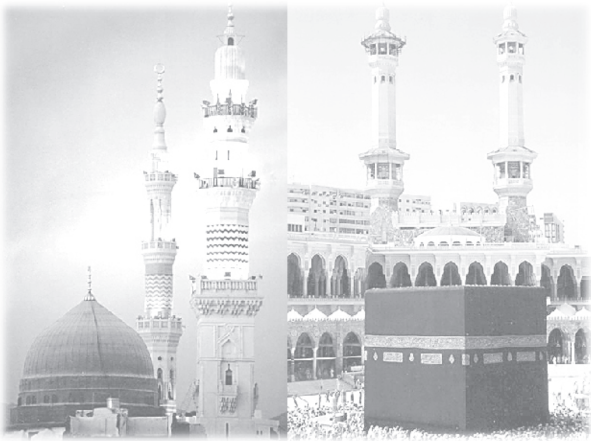

عہد طفلی : پیغمبر آخر الزماںؐ کے والد حضرت عبداللہ کا انتقال آپؐ کی ولادت سے پہلے ہی ہو گیا جب آپؐ کی عمر چھ سال ہوئی تو آپؐ کی والدہ حضرت آمنہ نے اپنے شوہر کے مزار کی زیارت کا ارادہ کیا اور آپؐ کو ساتھ لے کر یثرب گئیں۔ ام ایمن بھی اس سفر میں آپؐ کے ہمراہ تھیں، یثرب سے واپسی کے سفر میں ''ابوا'' نامی جگہ پر حضرت آمنہ بھی انتقال کر گئیں۔ آپ کی تدفین ابوا ہی میں ہوئی، والدہ کے انتقال کے بعد آپؐ اپنے دادا حضرت عبدالمطّلب کے ساتھ رہنے لگے، چند سال بعد جب حضرت عبدالمطلب بھی انتقال کر گئے تو آپؐ کو بے حد ملال ہوا۔

حضرت عبدالمطلب کے انتقال کے بعد پیغمبر اپنے چچا حضرت ابوطالبؑ کی کفالت میں آ گئے۔

عہد شباب : پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی عمر کے اس حصے میں نبوت کا اعلان تو نہ کیا لیکن اعلان نبوت کے لئے اہل عرب کے مزاج اور ذہن کو تیار کرنے میں لگ گئے۔ آپؐ نے اپنے حسن اخلاق، دیانتداری، غربا پروری سے اہل مکہ میں مثالی مقبولیت حاصل کر لی، یہاں تک کہ اہل مکہ آپ کو

’’صادق‘‘ اور ’امین کہنے لگے۔ مکہ معظّمہ میں کئی قبیلے آباد تھے‘ ہر قبیلے کا علیحدہ محلّہ اور سردار تھا‘ لیکن تمام قبیلے اور ان کے سردار پیغمبر آخرالزماں ﷺ کے حسن اخلاق اور بلند کردار کا احترام کرتے تھے اور آپؐ کو ’صادق‘ اور ’امین‘ تسلیم کرتے تھے۔

عقدِ نکاح : حضرت خدیجہ نے حضرت محمد ﷺ کی ایمانداری اور حسن اخلاق کے چرچے سن رکھے تھے لیکن حضرت محمد ﷺ اس وقت تک کوئی تجارتی قافلہ لے کر سفر پر نہیں گئے تھے۔ حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا نے حضرت ابوطالبؑ کے کہنے پر اپنا تجارتی قافلہ حضرت محمد ﷺ کی سرپرستی میں روانہ کیا۔ اور اپنے ایک غلام ’’میسرہ‘‘ کو آپؐ کے ساتھ کر دیا۔ حضرت محمد ﷺ کے اس تجارتی قافلے سے بہت زیادہ منافع ہوا، حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کو حضرت محمد ﷺ کی ذہانت اور ایمانداری پر یقین ہو گیا اور آپ حضرت محمد ﷺ کی بے حد عزت کرنے لگیں۔ آپ نے حضرت ابوطالبؑ کے ذریعہ حضرت محمد ﷺ کو عقد کا پیغام بھیجا۔ حضرت محمد ﷺ نے اپنے چچا حضرت ابوطالبؑ کے مشورے سے یہ عقد قبول کر لیا۔ حضرت محمد ﷺ کی جانب سے خطبہ نکاح حضرت ابوطالبؑ نے اور حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کی جانب سے خطبہ نکاح ورقعہ بن نوفل نے پڑھا، حضرت ابوطالبؑ نے اپنے بھتیجے کی جانب سے مہر ادا کیا اور مکہ کے لوگوں کی تین دن ضیافت کی۔ حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا نے بھی ضیافت کا اہتمام کیا۔

پیغمبر ﷺ اور حضرت خدیجہؓ کا عقد ہوا آپؐ کے تین بچے ہوئے دو بیٹے‘ قاسم اور عبداللہ جو طفلی ہی میں انتقال کر گئے اور ایک بیٹی جن کا نام فاطمہ زہرا علیہا السلام ہے آپ سے ہی آنحضرت ﷺ کی نسل چلی آپ سیدۂ نساء العالمین ہیں۔

غارِ حرا میں عبادت : جب حضرت محمدؐ عبادت کے لئے جبل النور کے غار ’’حرا‘‘ جاتے اور کئی کئی دن وہیں قیام فرماتے تو آپ کی ضروریات زندگی حضرت خدیجہ حضرت علی علیہ السلام کے ذریعہ بھیجتی تھیں۔ حضرت محمدؐ نے اپنے رسول ہونے کی اطلاع سب سے پہلے حضرت خدیجہ ہی کو دی تھی اور حضرت خدیجہ ہی نے سب سے پہلے مذہب اسلام قبول کیا۔

اہلِ مکہ کا بائیکاٹ: جب اہلِ قریش نے حضرت محمدؐ اور آپ پر ایمان لانے والوں کا بائیکاٹ کر دیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے خاندان کے ساتھ شعب ابوطالب پر رہنے لگے تو حضرت خدیجہ بھی آپ کے ہمراہ تھیں اور آپ ہی کی دولت سے تین سال تک اس پہاڑی پر گزارا ہوا تھا۔

حضرت خدیجہ کا انتقال ۶۱۹ء میں ہوا۔ اسی سال حضرت ابوطالبؑ بھی انتقال کر گئے۔ اس لیے حضرت محمدؐ نے اس سال کو "عام الحزن" یعنی "غم کا سال" قرار دیا۔

الفاظ و معانی:

ضیافت	دعوت، کھانا کھلانا، مہمانی
جبل نور	شہر مکہ میں واقع ایک پہاڑی کا نام
کفالت	ذمہ داری، ضمانت
علیحدہ	جدا، الگ
مقبولیت	قبولیت، عجابت، منظوری
ملال	رنج
امین	امانتدار
صادق	سچا
منافع	فائدہ

سوچو...اور جواب دو :

۱. اعلان نبوت سے قبل پیغمبر آخرالزماں کے حالات زندگی مختصر طور پر بیان کیجئے؟
۲. رسول خداؐ کو صادق اور امین کا لقب کن لوگوں نے اور کیوں دیا تھا؟
۳. رسول خداؐ اعلان نبوت سے قبل کس پہاڑ پر جایا کرتے تھے اور وہاں کیا کرتے تھے؟
۴. حضرت خدیجۃ الکبریٰ کون تھیں؟
۵. حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حضرت خدیجہ نے کونسی ذمہ داری سونپی؟ اس کا کیا نتیجہ نکلا؟
۶. حضرت خدیجہ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیا عقد کس کس نے پڑھا؟

خالی جگہیں پر کرو :

۱. جب حضرت محمدؐ عبادت کے لئے ....جاتے اور کئی کئی دن وہیں قیام فرماتے تو آپ کی ضروریات زندگی..................کے ذریعہ بھیجتی تھیں۔
۲. جب اہل قریش نے حضرت محمدؐ اور آپ پر ایمان لانے والوں کا ....اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے خاندان کے ساتھ.............. پر رہنے لگے۔
۳. حضرت خدیجہ کا انتقال..............اسی سال حضرت ابوطالبؑ بھی انتقال کر گئے۔ اس لیے حضرت محمدؐ نے اس سال.....................غم کا سال'' قرار دیا۔

نیچے دیے گئے الفاظ کو جملے میں استعمال کرو :

عقد - عام الحزن - انتقال - ضیافت - فیاضی

تجارت - رغبت - خدیجہؑ - مکہ

دعوت ذوالعشیرہ

بعثت کے بعد تین سال تک حضرت محمد ﷺ پوشیدہ طور پر دین اسلام کی تبلیغ کرتے رہے، مکہ معظّمہ کی گلی کوچوں میں آپؐ لوگوں کو دین اسلام کے متعلق بتاتے، بعض سمجھدار لوگوں کو یہ بھی بتاتے کہ آپؐ اللہ کے پیغمبر ہیں، بت پرستی، ظلم و جہالت کی مذمت بھی کرتے۔ آپؐ فرماتے:

''میں اللہ کا آخری پیغمبر ہوں، اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم لوگوں کی ہدایت کروں اور خدائے وحدہٗ لاشریک' کی طرف تمہاری رہنمائی کروں''۔

ان تین برسوں کے دوران آپؐ کی کوششوں کے نتیجے میں کئی لوگوں نے اسلام قبول کرلیا اور خفیہ طور پر مسلمان ہوگئے۔ تب اللہ نے آنحضرت ﷺ کو حکم دیا کہ ''اے محمدؐ اب تم اپنے رشتہ داروں کو دین اسلام کی دعوت دو''۔

حضرت محمدؐ نے اپنے قریب ترین چالیس رشتہ داروں کو اپنے گھر مدعو کیا اور جب وہ آئے تو آپؐ نے ان کا خندہ پیشانی سے استقبال کیا، تناول طعام کے بعد حضرت محمد ﷺ کھڑے ہوکر کہا میں آپ لوگوں سے کچھ کہنا چاہتا ہوں لیکن مہمانوں میں سے ایک نے آپؐ کو روک دیا۔ یہ شخص آپؐ کا چچا ''ابولہب'' تھا۔

ابولہب نے کہا، خبردار! کہیں محمدؐ کا جادو تم لوگوں پر بھی نہ چل جائے۔ یہ کہہ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ ہی دوسرے تمام لوگ بھی کھڑے ہوگئے۔

گھر سے باہر نکلتے وقت وہ لوگ آپس میں بات کرنے لگے ''کیا تم نے دیکھا کہ محمدؐ نے ہماری دعوت کس طرح کی؟ کتنا کم کھانا تھا، لیکن ہم سب شکم سیر ہوگئے اور کتنا لذیذ کھانا تھا''۔

ان میں سے ایک نے کہا یہ کیسے ممکن ہوا کہ کھانا اتنا کم تھا پھر بھی ہم شکم سیر ہو گئے؟۔

ایک شخص ابولہب پر غصہ ہو گیا اور اس نے کہا ''تم وہاں سے چلے کیوں آئے؟ ہم سننا چاہتے تھے کہ محمدؐ کیا کہتے ہیں؟ تم کیوں کھڑے ہو گئے اور محمدؐ کی بات سنے بغیر کیوں گھر سے نکل آئے؟''

اس کے بعد حضرت محمدؐ نے ان لوگوں کو دوبارہ مدعو کرنے کا فیصلہ کیا اور حضرت علیؑ سے فرمایا ''اس دن میں انہیں دین اسلام کے متعلق کچھ نہیں بتا سکا۔ ان کی دعوت کا پھر انتظام کرو ان سب کو دوبارہ مدعو کرو۔ اس مرتبہ میں انہیں شاید سمجھا سکوں اور انہیں بت پرستی اور جہالت کے دلدل سے نکال سکوں۔

تمام مہمان دوبارہ جمع ہوئے۔ آپؐ نے پہلے کی مانند سب کا خندہ پیشانی سے استقبال کیا۔ کھانے کے بعد آپؐ نے تمام لوگوں سے بیٹھے رہنے اور آپؐ کی بات سننے کو کہا۔ سب لوگ خاموش بیٹھے رہے۔ لیکن ابولہب اور اس کے بعض ساتھی شرارت پر اتر آئے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے یوں مخاطب ہوئے:

'سنو! میری بات سنو، قسم ہے اللہ کی یہ باتیں تمہارے فائدے ہی کیلئے ہیں، میں اللہ کا آخری پیغمبر ہوں، اور تمہارے اور ساری دنیا کیلئے اللہ کا پیغام لایا ہوں، یہ پیغام نجات اور خوشحالی کا پیغام ہے، آخرت میں تم لوگوں کو تمہارے نیک اعمال کا اجر ملے گا اور برے اعمال کیلئے سزا ملے گی۔ نیک لوگ جنت میں عیش و آرام کی زندگی بسر کریں گے اور برے لوگ جہنم میں عذاب جھیلیں گے۔ میں تمہارے لئے اس دنیا کی نعمتیں اور آخرت کا اجر لایا ہوں، اب تک اس سے بہتر باتیں کوئی نہیں لایا۔

'' دین اسلام کی تبلیغ میں' تم میں سے میری مدد کون کرے گا؟ وہی میرا بھائی میرا وزیر اور میرا جانشین ہوگا؟ تمام لوگ خاموش رہے کسی نے نصرت کی حامی نہیں بھری۔ صرف حضرت علیؑ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے۔

''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کی تائید و نصرت کروں گا''۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف دیکھا اور اپنا سوال دہرایا۔ اس مرتبہ بھی سب خاموش رہے اور حضرت علیؑ ہی نے کہا ''یا رسولؐ میں آپ کی تائید و نصرت کروں گا''۔

حضرت محمدؐ نے وہاں موجود لوگوں پر ایک نظر ڈالی اور حضرت علیؑ کے چمکتے چہرے کو دیکھا اور کہا ''میں تم تک اس دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی لایا ہوں ۔ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھیں اللہ کی عبادت اور توحید کی طرف دعوت دوں ۔ اس کام میں میری نصرت کون کرے گا ؟ وہی میرا بھائی ، میرا وزیر، وصی اور میرا جانشین ہوگا۔اس مرتبہ بھی سب خاموش رہے، حضرت علیؑ کھڑے ہوئے اور آپؐ نے کہا ''یا رسولؐ میں آپؐ کی مدد کرنے اور آپؐ کے ہر کام میں آپؐ کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہوں''۔ اس مرتبہ حضرت محمدؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ تھام لیا اور آپ کی نصرت و تائید قبول فرمائی۔تمام لوگ دنگ رہ گئے ،آپؐ حاضرین سے مخاطب ہو کر کہنے لگے، علیؑ میرے بھائی ، میرے وزیر، وصی اور میرے جانشین ہیں، ان کی بات سنو اور اس پر عمل کرو۔

اس پر کئی لوگ ناراض ہوئے اور بعض لوگ چپ رہے۔بعض لوگوں نے کھڑے ہو کر ہنستے ہوئے حضرت ابوطالبؑ سے جو قبیلے کے سردار تھے کہا ''آج سے علیؑ تمہارے بھی حاکم ہو گئے ، محمدؐ نے تمہیں تمہارے بیٹے کا حکم ماننے کے لئے کہا ہے۔''

الفاظ و معانی :

وحدہ لاشریک	ایک، اکیلا جس کا کوئی شریک نہ ہو
خفیہ	پوشیدہ
مدعو کرنا	دعوت دینا
شکم سیر ہونا	پیٹ بھر کے کھانا
حامی	حمایت کرنیوالا، مددگار
تناول	کھانا، نوش کرنا

سوچو...اور جواب دو :

١. بعثت کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کس طرح تبلیغ کیا کرتے تھے؟
٢. بعثت کے تین سال بعد اللہ نے آپؐ کو کیا حکم دیا؟
٣. رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس حکم پر کیسے عمل کیا؟
٤. دعوت کے بعد گھر سے نکل کر لوگ آپس میں کیا بات کر رہے تھے؟ انہوں نے ابولہب سے کیا کہا؟
٥. دوسری دعوت میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا کہا؟ آپؐ نے کیا درخواست کی؟
٦. کس نے آپؐ کی اس درخواست کا جواب دیا؟
٧. رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لوگوں کو حضرت علیؑ کے متعلق کیا ہدایت دی؟

نیچے دیے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کرو :

آخرت - اجرت - نصرت - شکم سیر - ابولہب
مدعو - وصی - وزیر - جانشین

شروع میں بے لگا کر جملہ بناؤ جیسے :

غیرت : بے غیرت بے غیرت کو کسی کی آبرو کا خیال نہیں ہوتا
ایمان : اثر : تکلف : تاب

واحد بناو :

پیغامات	رجحانات	بیانات	نشانات	خیالات	اثرات	احکامات	تبلیغات	جیسے
							تبلیغ	

سبق ۹

ہجرت

مدینہ کے مسلمانوں کی درخواست پر پیغمبر آخرالزماںؐ نے تبلیغ دین کے لئے اپنے دو صحابیوں کو مدینہ بھیجا۔ ان کی تبلیغ کا اتنا اثر ہوا کہ اسی سال مدینہ سے ۷۰ لوگ مکہ آئے انہوں نے عہد کیا اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ عہد دوسرا عہد کہلاتا ہے۔ ان لوگوں نے پیغمبر آخرالزماںؐ کو مدینہ آنے کی دعوت دی۔

جب مکہ کے لوگوں نے دیکھا کہ ان کی مخالفت کے باوجود یثرب میں اسلام عروج پا رہا ہے تو وہ بے حد مشتعل ہوئے، قریش نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا اور اس مقصد کے لئے ہر قبیلے سے ایک ایک سردار کو منتخب کیا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قتل کا الزام کسی ایک قبیلے پر نہ آئے۔

اللہ نے اپنے حبیبؐ کو کفار مکہ کے اس منصوبے سے آگاہ کر دیا اور مکہ سے مدینہ ہجرت کا حکم دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے بستر پر حضرت علی علیہ السلام کو آرام فرمانے کا حکم دیا تاکہ کفار مکہ سمجھیں کہ آپؐ محو خواب ہیں اور جب کفار مکہ آپؐ کے گھر کو نرغے میں لئے رات کو پہرہ دے رہے تھے، تو آپ گھر سے نکلے اور پہرہ دینے والوں پر ایک مٹھی خاک اڑائی جس کے باعث وہ آپؐ کو نہیں دیکھ سکے۔

وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ
سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ

''ہم نے ایک دیوار ان کے آگے بنا دی ہے اور ایک دیوار ان کے پیچھے پھر اوپر سے ان کو ڈھانک دیا ہے

تو وہ کچھ دیکھ ہی نہیں سکتے۔“ (سورۃ یٰسین ۹:۳۶)

رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کی راہ لی آپؐ کے ہمراہ حضرت ابوبکر تھے، مکہ سے کچھ فاصلے پر آپؐ نے غارثور میں رات گزارنے کا فیصلہ کیا۔

صبح کفار مکہ رسول اللہ ﷺ کے گھر میں گھس پڑے لیکن وہاں آپؐ کے بستر پر حضرت علی علیہ السلام کو محو خواب پایا، تو آپ کی تلاش میں نکل پڑے اور غارثور تک پہنچے۔ لیکن وہ غار میں داخل نہیں ہوئے کیونکہ ان کے وہاں پہنچنے تک مکڑی نے غار کے منہ پر جالا تان دیا تھا اور کبوتروں نے گھونسلہ بنایا اور انڈے دے دیئے تھے۔

رسول اللہ ﷺ یکم ربیع الاول کی شب مکہ سے روانہ ہوئے اور ۴ ربیع الاول تک غارثور میں مقیم رہے چوتھی ربیع الاول کو آپؐ غارثور سے باہر تشریف لائے اور مدینہ کے لیے چل پڑے اور ۸ یا ۱۲ ربیع الاول کو قبا پہنچے جو مدینہ سے دو میل کے فاصلے پر ہے۔

قبا میں رسول اللہ ﷺ نے مسجد قبا کا سنگ بنیاد رکھا جس کا ذکر قرآن مجید میں پہلی مسجد کے طور پر کیا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ ۱۶، ربیع الاول (۲، جولائی ۶۲۲ء) کو مدینہ میں داخل ہوئے یہی وہ تاریخ ہے کہ جس سے اسلامی تاریخ اور کیلنڈر کا آغاز ہوا۔

اس وقت تک مدینہ کا عام نام یثرب تھا، لیکن آپؐ کے وہاں پہنچنے کے بعد یثرب کا نام ”مدینۃ النبی“ پڑ گیا مدینہ عربی لفظ ہے جس کے معنی شہر کے ہیں، مدینۃ النبی کے معنی نبی کا شہر کے ہیں۔ آج کل یہ شہر ”مدینہ منورہ“ کہلاتا ہے۔ مدینہ میں ایک مسجد تعمیر کی گئی جو مسجد نبوی کہلاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے وہاں اسلامی حکومت کی داغ بیل ڈالی۔ کفار مکہ اور دوسرے کفار نے مدینہ پر کئی حملے کئے، بالآخر رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا اس جنگ میں خون کا ایک خطرہ بھی نہیں بہا۔ رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں داخل ہونے کے بعد کفار مکہ کو اختیار دیا کہ وہ چاہیں تو اسلام قبول کر لیں یا اپنے قدیم دین پر قائم رہیں اسلام قبول کرنے کے لئے ظلم زبردستی نہیں کی گئی۔

سوچو...اور جواب دو :

ا. رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کا منصوبہ کس نے اور کیوں بنایا؟ اللہ نے رسول اللہ ﷺ کو کہاں جانے کی ہدایت دی؟

۲. رسول اللہ ﷺ کے بستر پر کون سویا؟ جب آپؐ کو یہ معلوم ہوا تو آپؐ نے کیا کیا؟

۳. جب کفار مکہ کو معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے بستر پر کوئی اور سو رہا ہے تو انہوں نے کیا کیا؟

۴. رسول اللہ ﷺ نے قبا میں کیا کیا؟ آپؐ یثرب میں کب داخل ہوئے؟ اس دن کی کیا اہمیت ہے؟

جملے مکمل کرو :

ا. ہم نے ایک دیوار............ہے اور ایک دیوار............ پھر اوپر سے ان کو..........ہے تو وہ کچھ..............نہیں سکتے۔ (سورۃ یٰسین ۹:۳۶)

۲. صبح کفار مکہ رسول اللہ ﷺ کے............ لیکن وہاں آپؐ کے بستر پر ....محوِ خواب پایا،

۳. لیکن وہ..............نہیں ہوئے کیونکہ ان کے وہاں پہنچنے تک ....غار کے منہ پر جالا تان دیا تھا اور کبوتروں..............دیئے تھے۔

۴. رسول اللہ ﷺ..............مکہ سے روانہ ہوئے اور ....تک غارِ ثور میں مقیم رہے۔

معراج

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ

''وہ خدا (ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ ہے جس نے اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام (خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (آسمانی مسجد) تک کی سیر کرائی جس کے چوگرد ہم نے ہر قسم کی برکت مہیا کر رکھی ہے تاکہ ہم اس کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں۔ اس میں شک نہیں کہ (وہ سب کچھ) سنتا اور دیکھتا ہے۔''

(سورۂ بنی اسرائیل۔ آیت۔۱)

۲۷ رجب المرجب کی رات تھی پیغمبر آخر الزماںؐ حضرت ام ہانی بنت ابو طالبؑ کے گھر میں تھے کہ حضرت جبرئیلؑ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے ساتھ معراج پر لے گئے حضرت جبرئیل سب سے پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ کعبۃ اللہ گئے جہاں آپؐ کی سواری کے لئے براق موجود تھا۔ آپؐ براق پر سوار ہوئے اور کعبۃ اللہ سے مدینہ منورہ گئے مدینہ سے کوہ سینا (جہاں اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا) آپؐ وہاں سے بیت اللحم (جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی) گئے اور وہاں سے آپؐ بیت المقدس (یروشلم) گئے جہاں آپؐ کی امامت میں پیغمبروں نے نماز ادا کی۔ بیت المقدس سے آپؐ آسمانوں کی سیر پر تشریف لے گئے۔

آپؐ مسجد اقصیٰ (بلند ترین مسجد جو ٹھیک کعبۃ اللہ کے اوپر ہے) تک پہنچے۔ آپؐ نے نظام شمسی دیکھا اور کئی پیغمبروں سے ملاقات کی۔ آپؐ نے جنت اور جہنم دیکھا اور سدرۃ المنتہیٰ پہنچے یہاں پہنچ کر

حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ یہاں ان کی حد ختم ہوتی ہے، اس سے آگے جانے کی انہیں اجازت نہیں ہے۔

ہمارے چوتھے امام حضرت زین العابدین علیہ السلام سے ایک مرتبہ کسی شخص نے پوچھا ''یا بن رسول اللہؐ، کیا اللہ کا کوئی مخصوص مقام ہے؟ امام علیہ السلام نے جواب دیا ''نہیں۔ اس شخص نے پوچھا '' پھر اللہ نے کیوں اپنے پیغمبر کو آسمانوں کی سیر کرائی؟

امامؑ نے فرمایا '' اللہ نے پیغمبر کو معراج کا شرف اس لئے بخشا کہ آپؐ کائنات کی وسعت دیکھ سکیں اور وہ سب سن سکیں جو کسی نے نہ دیکھا تھا نہ سنا۔

سوچو...اور جواب دو :

١. قرآن مجید کے کس سورے میں معراج کا تذکرہ ہے؟ آیۂ معراج اور اس کا ترجمہ بیان کیجئے

٢. معراج کا واقعہ مختصراً بیان کیجئے؟

٣. امام زین العابدینؑ نے رسول خداؐ کی معراج کا کیا مقصد بتلایا؟

خالی جگہیں پر کریں :

١. وہ خدا (ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ ہے جس نے............مسجد حرام (خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ ....

٢. اس میں شک نہیں کہ............اور دیکھتا ہے۔(سورۂ........آیت۔١)

٣. ....کی رات تھی پیغمبر آخر الزماںؐ...............بنت ابو طالبؑ کے گھر میں تھے۔

۴. حضرت جبرئیلؑ آئے اور.........................معراج پر لے گئے

۵. بیت اللحم.........................گئے اور وہاں سے آپ............گئے

سبق ۱۱

پیغمبر کا جانشین کون ہوسکتا ہے؟

ہوائی جہاز میں تمام مسافر اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے ہیں۔ لیکن پائلٹ (ہوائی جہاز اڑانے والا) بیمار ہے۔

پائلٹ کی جگہ کون لے گا؟ کون مسافروں کو ان کی منزل تک پہنچائے گا؟ کیا مسافروں ہی میں سے کوئی یہ فرض انجام دے گا؟ یا کوئی اور؟

کیا مسافر پائلٹ کی جگہ لینے کے لئے کسی ایسے شخص کو منتخب کریں گے جو ہوائی جہاز اڑانے کے اصولوں سے واقف تک نہیں؟

کیا ایسے شخص پر مسافروں کو بھروسہ ہوسکتا ہے؟ کیا وہ ایسے شخص کے ساتھ پرواز کریں گے؟

پائلٹ کی جگہ کون لے سکتا ہے؟

یقیناً صرف وہی شخص ہی پائلٹ کی جگہ لے سکتا ہے جو ہوائی جہاز اڑانے کے اصولوں سے واقف ہو، اور اس میں مہارت بھی رکھتا ہو۔ وگرنہ وہ خود بھی ہلاک ہوگا اور مسافروں کو بھی ہلاک کرڈالے گا۔

کیا کوئی ایسا شخص جو لوگوں کی رہبری و ہدایت کے رموز سے آگاہ نہیں پیغمبر کی نیابت کرسکتا ہے؟

کیا کوئی ایسا شخص جو مذہب کے اصولوں کو ٹھیک سے نہیں جانتا، خود گنہگار ہے اور غلطیاں کرتا رہا ہے پیغمبر کا جانشین ہوسکتا ہے؟

کیا ایسے کسی شخص پر لوگ اعتماد کر سکتے ہیں؟

پیغمبر کا جانشین بننے کی صلاحیت کس شخص میں ہوتی ہے؟

جب ہمیں دنیاوی کاموں میں اس کے ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کی جگہ کو وہی پرُ کرسکتا ہے جو اسی کی طرح کا ماہر ہو تو پھر ہماری ہدایت و رہنمائی کی ضرورتوں کو وہی پر کرسکتا ہے جو پیغمبر کی طرح کار ہدایت میں مہارت رکھتا ہو جس کے پاس علم پیغمبر ہو جو کار ہدایت کے فن و رموز سے واقف ہو! وگرنہ وہ خود بھی ہلاک ہوگا اور جو اس کی رہنمائی میں چلے گا۔

نبی اللہ کی طرف سے معین ہوتا ہے بندوں کو اختیار نہیں کہ وہ کسی کو نبی بنالیں اسی طرح اس کے جانشین کے انتخاب کا اختیار بھی اسی کے پاس ہوتا ہے۔ یقیناً اللہ بہتر جانتا ہے، یہی وجہ ہے کہ صرف اللہ ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین مقرر کرسکتا ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اپنے جانشین کا اعلان کرتا ہے اور اس شخص کا تعارف عوام سے کراتا ہے۔ پیغمبر کے جانشین کو ''امام'' کہتے ہیں، امام معصوم ہوتا ہے۔

امام اللہ کا منتخب کردہ اور معصوم ہوتا ہے۔ کیونکہ امام پیغمبر کی جگہ پر ہوتا ہے پیغمبر اور لوگ بغیر کسی تردید کے اس کی پیروی کرتے ہیں۔

ہمارے بارہ امام ہیں اور وہ سب کے سب معصوم ہیں۔

سوچو...اور جواب دو :

١ امام کون ہو سکتا ہے؟
٢ کیا کوئی گناہ گار مسلمانوں کا امام ہو سکتا ہے؟ کیوں نہیں؟
٣ ''امام معصوم ہوتا ہے'' اس کا کیا مطلب ہے؟
٤ امام کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟

دیے گئے الفاظ کی مدد سے جملے کامل کرو :

١. وہی شخص ہی پائلٹ کی جگہ لے سکتا ہے جو..............کے اصولوں سے واقف ہو، اور اس میں مہارت بھی رکھتا ہو۔ (کار چلانے۔کشتی چلانے۔ہوائی جہاز اڑانے)
٢. نبی..........کی طرف سے معین ہوتا ہے (بندوں۔فرشتوں۔لوگوں۔اللہ)
٣. صرف.......ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین مقرر کر سکتا ہے۔
(اصحاب۔امت۔پیغمبر۔اللہ)
٤. پیغمبر اللہ..........عمل کرتے ہوئے اپنے جانشین کا اعلان کرتا ہے اور اس شخص کا تعارف عوام سے کراتا ہے۔
(اپنی مرضی سے۔امت کی خواہش پر۔اللہ کے حکم پر۔
اصحاب کے کہنے پر۔گھر والوں کا خیال کرتے ہوئے)
٥. امام اللہ کا منتخب کردہ اور..........ہوتا ہے۔
(عام انسان۔امیر آدمی۔معصوم)

سبق ۱۲

ہشام بن حکم کا امامت پر استدلال

ایک دن حضرت صادقؑ اپنے ان اصحاب اور شاگردوں کے جھرمٹ میں بیٹھے تھے جنہوں نے حضرت کے علم وفکر سے استفادہ کر کے عظیم علمی ثروت امت مسلمہ کیلئے جمع کر دیا ہے۔ ان میں ہشام بن حکمؒ بھی تھے۔ امامؑ نے ہشام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: عمرو بن عبیدہ سے جو تمہارا مناظرہ ہوا تھا بیان نہیں کرو گے؟

ہشام : حضور کے سامنے دہراتے ہوئے شرم آرہی ہے۔

امامؑ : جو صورحال ہوئی ہو اس کو بیان کرو۔ ''شرم نہ کرو''

ہشام : مجھے یہ خبر ملی کہ عمرو بن عبید مذہبی امور کا متصدی ہوگیا ہے اور مسجد بصرہ میں ایک جلسہ بھی کرتا ہے۔ مجھے یہ بات بہت شاق گزری چنانچہ میں روانہ ہوا اور جمعہ کے دن بصرہ وارد ہوا اور مسجد بصرہ پہنچ کر دیکھا کہ ایک بہت بڑے حلقہ کے درمیان وہ بیٹھا ہوا ہے اور لوگوں کے سوالات کے جوابات دے رہا ہے۔ میں بھی کسی نہ کسی طرح اس کے پاس پہنچ گیا اور اس سے کہا میں ایک مسافر ہوں آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں، کیا آپ مجھے سوال کرنے کی اجازت دیں گے؟

عمرو : ہاں ہاں

ہشام : کیا آپ کے آنکھیں ہیں؟

عمرو : بیٹیا یہ کون سا سوال ہے؟ جو چیز تم خود دیکھ رہے ہو اس کے بارے میں سوال کرنے کا کیا فائدہ؟

ہشام : جناب میں تو اسی قسم کے سوال کرونگا آپ جواب مرحمت فرمائیں تو پوچھوں؟

عمر : اچھا پوچھو؟

ہشام : کیا آپ کے آنکھیں ہے؟

عمر : ہاں ہیں!

ہشام : اس سے آپ کیا کام لیتے ہیں؟

عمرو : اس سے رنگوں کو اور انسانوں کو دیکھتا ہوں!

ہشام : کیا آپ کے ناک (بھی) ہے؟

عمرو : ہاں ہے!

ہشام : اس سے آپ کیا کام لیتے ہیں؟

عمرو : سونگھنے کا کام لیتا ہوں!

ہشام : کیا آپ کے پاس منہ ہے؟

عمرو : ہاں ہے!

ہشام : اس سے آپ کیا کام لیتے ہیں؟

عمرو : اس سے چیزوں کو مزہ چکھتا ہوں!

ہشام : کیا آپ کے کان ہے؟

عمرو : ہاں ہے!

ہشام : اس سے آپ کیا کرتے ہیں؟

عمرو : آوازوں کو سنتا ہوں!

ہشام : آپ کے پاس دل ہے؟

عمرو : جی ہاں ہے!

ہشام : اس سے بھلا آپ کیا کام لیتے ہیں؟

عمرو : دل ہر چیز کے پرکھنے کا معیار ہے، جو چیزیں، اعضاء و جوارح پر وارد ہوتی ہیں، دل کے ذریعے ان کے درست اور نادرست ہونے کو جانچا جاتا ہے!

ہشام : کیا کوئی عضو دل سے بے نیاز نہیں؟

عمرو : نہیں!

ہشام : آخر جب سارے اعضاء و جوارح صحیح و سالم ہیں تو پھر دل کی کیا ضرورت ہے؟

عمرو : صاحبزادے جس وقت ان حواس میں سے کوئی اپنے ادراک میں خطا کرتا ہے یا شک میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اسی دل کے طرف رجوع کرتا ہے تا کہ وہ شک کو دور کر دے، تا کہ اطمینان و یقین حاصل ہو جائے!

ہشام : اس کا مطلب یہ ہوا کہ دل حکم خدا سے اعضاء و جوارح کے شک و تردید کو زائل کرنے والا ہے اور حیرت و غلطی کو دور کرنے والا ہے؟

عمرو : ہاں!

ہشام : بس تو پھر دل کا وجود آدمی کیلئے بہت ضروری چیز ہے؟ دل کے بغیر کسی عضو کی صحیح رہبری نہیں ہو پائے گی؟

عمرو : ہاں اور کیا!

ہشام : اے ابو مروان! خداوند عالم نے تمہارے اعضاء اور حواس کو تو بغیر امام و پیشوا کے نہیں چھوڑا تا کہ شک و تردید کے وقت وہ امام ان کی رہنمائی کر سکے تو کیا اس پورے انسانی معاشرے کو تمام اختلافات و جہالت کے باوجود خدا بغیر امام و پیشوا کے چھوڑ دے گا؟ اور کوئی ایسا رہبر نہیں معین کرے گا جو لوگوں کی حیرت و غلطیوں کو دور کر دے؟

یہ سن کر عمرو خاموش ہو گیا، تھوڑی دیر کے بعد میری طرف متوجہ ہوا اور بولا :

عمرو : کیا تم ہشام بن حکم تو نہیں ہو؟

ہشام : میں نے کہا جی نہیں!

عمرو : کیا ہشام کے پاس اٹھنے بیٹھنے والوں میں ہو؟

ہشام : نہیں؟

عمرو : اچھا کہاں سے آئے ہو؟

ہشام : میں کوفہ کا رہنے والا ہوں؟

عمرو : تب تو تم ہشام ہی ہو یہ کہہ کر اٹھا اور مجھے اپنی جگہ پر بٹھا دیا اور جب تک میں وہاں رہا کوئی بات نہیں کی!

حضرت امام صادقؑ مسکرائے اور فرمایا : یہ استدلال کا طریقہ تم نے کہاں سے سیکھا؟

ہشام : سرکار کی فیض صحبت ہی سے سیکھا ہے!

امامؑ : خدا کی قسم یہ طریقۂ استدلال صحف ابراہیم وموسیٰ میں تحریر ہے۔ (اصولی کافی: ج:۱،ص:۱۷)

اس لئے احکام وفرامین الٰہی تک انسان کی دسترسی اسی وقت ممکن ہے جب امت اسلامی کا رہبر رسول خداؐ کے بعد ایسی شخصیت ہو جو اپنے مقام معنوی وعلمی کی اہلیت کی نشاندہی کرے تا کہ خداوند عالم کے دستوروں اور احکام میں ڈائریکٹ جن جزئیات وتفصیلات کا ذکر نہیں ہے لیکن مرحلہ عمل میں انسان اس کا بہر حال محتاج ہے، ان کو بیان کر سکے۔ اور اگر ایسا رہبر نہ ہوا تو امت بھی اپنے اصلی مکتب سے منحرف ہو جائے گی اور منزل سعادت تک پہنچنے سے محروم ہو جائے گی۔

الفاظ و معانی

مناظرہ	بحث، مباحثہ تکرار
متصدی	دیوان، محاسب
شاق گزرنا	گراں گزرنا
صحف	صحیفہ کی جمع، رسالہ، کتاب

سوچو...اور جواب دو :

١. ہشام بن حکم کون تھے؟
٢. دل کی بدن میں کیا حیثیت ہے؟
٣. اگر امام نہ ہو تو کیا مشکل پیش آئے گی۔

واحد بتایئے اور جملے میں استعمال کریئے :

جیسے

فرامین	
فرمان	فرمان خدا اور رسول کے فرمان کو بجالانا ہمارا دینی فریضہ ہے

سوالات	جوابات	اعضا	اختلافات	صحف	تفصیلات

سبق ۱۳

اچھے اور برے کی تمیز

اچھے اور برے، اچھے اور خراب، نیک اور بد، کے معنوں سے ہم واقف ہیں۔ایک نیک اور بھلے آدمی اور ایک گنہگار اور برے آدمی کو ہم آسانی سے پہچان سکتے ہیں۔

اچھے اور نیک آدمی کے اخلاق بھی اچھے ہوں گے، کردار بھی اچھا ہوگا اور ایماندار حق پرست، سچ بولنے والا، انصاب پسند، قابل بھروسہ اور نرم مزاج ہوگا۔لیکن گنہ گار اور برا آدمی بد اخلاق، بدتمیز، جھوٹا اور دوسرے لوگوں کو تنگ کرنے والا ہوگا۔کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اچھے اور برے آدمی ایک جیسے ہوتے ہیں؟

بیشتر دوسرے لوگوں کی مانند آپ بھی اچھے آدمیوں ہی کو پسند کرتے ہوں گے اور برے آدمیوں کو ناپسند کرتے ہوں گے۔

اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اچھے کام کرتے ہیں اللہ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو برے کام کرتے ہیں۔اللہ نے لوگوں کو اچھے کام کرنے اور برے کاموں سے منع کرنے کی ہدایت دینے کے لئے پیغمبر بھیجے ہیں۔

اب آپ ان سوالات کے جواب دیں :

۱. کیا اللہ ان لوگوں کو انعام دے گا جو اچھے اور نیک کام کرتے ہیں؟
۲. کیا اللہ ان لوگوں کو سزا دے گا جو برے کام اور گناہ کرتے ہیں؟
۳. کیا اچھے اور نیک لوگوں کو اجر (انعام) اسی دنیا میں ملے گا؟
۴. کیا برے اور گنہگار لوگوں کو سزا اسی دنیا میں ملے گی؟
۵. لوگوں کو ان کو اچھے یا برے اعمال کا اجر یا سزا کہاں ملے گی؟

اللہ کی دی ہوئی اس زندگی کے بعد ایک اور زندگی ہے جو آخرت کہلاتی ہے۔ آخرت میں اچھے اور نیک لوگ، برے اور گناہ گار لوگوں سے علیحدہ کئے جائیں گے اور اچھے لوگوں کو ان کے اچھے اور نیک اعمال کا اجر (انعام) ملے گا اور برے اور گنہگار لوگوں کو ان کے اعمال کی سزا ملے گی۔ اگر آخرت نہ ہوتی تو اچھے اور نیک لوگوں کے سامنے اچھے اور نیک کام کرنے کا کوئی مقصد نہ ہوتا کوئی وجہ نہ ہوتی کہ وہ برے کاموں اور گناہ سے پرہیز کریں۔

اگر آخرت نہ ہوتی تو پیغمبروں کی تعلیمات اور ہدایات کا کوئی مقصد نہ ہوتا۔ اچھے اور برے، نیک اور بد، ثواب اور گناہ کے معنی نہ ہوتے۔ اگر آخرت نہ ہوتی تو ہماری زندگی بے کار ہوتی، ہماری تخلیق بے مقصد ہوتی، کیا آپ سوچتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں اس دنیا میں چند دن بسر کرنے کیلئے خلق کیا ہے۔ کیا ہماری تخلیق کا مقصد محض کھانا، پینا، سونا، آرام کرنا، عیش کرنا اور پھر مر جانا ہے۔ اس کے سوا کچھ اور نہیں؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ صرف ان کاموں کے لئے ہی ہمیں زندہ رہنا ہے؟

اور اللہ نے محض ان کاموں کے لئے ہی ہمیں خلق کیا ہے؟

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

تمہاری تخلیق بے مقصد نہیں، تمہیں اس لئے خلق کیا گیا ہے کہ تم اس دنیا میں رہو اور اچھے کام کرو اور نیکی اور بھلائی کا راستہ اختیار کرو۔ تب اس دنیا کی زندگی کے بعد تمہیں آخرت کی زندگی ملے گی جہاں تمہیں تمہارے اعمال کا اجر ملے گا۔

آخرت میں نیک اور اچھے لوگ، گنہگار اور برے لوگوں سے علیحدہ کئے جائیں گے۔ نیک لوگوں کے لئے جنت ہوتی جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ خوش وخرم اور عیش وآرام سے رہیں گے۔ اللہ ان پر مہربان ہوگا۔ لیکن برے اور گنہگار لوگ جہنم بھیجے جائیں گے، جہاں انہیں ان کے گناہوں اور برے کاموں کی سزا ملے گی۔ اللہ پر ان کا غیظ وغضب ہوگا اور ہمیشہ ہمیشہ ایذا اور تکلیف میں مبتلا رہیں گے اور یہ ان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہوگا وہ سزا کے مستحق ہوں گے۔

الفاظ معانی :

ایذا	تکلیف
خوش وخرم	مسرور، دلشاد، شاداں
غیظ وغضب	سخت غصہ

سوچو...اور جواب دو :

۱ کیا آپ ایک اچھے اور برے آدمی کے فرق کو بتا سکتے ہیں؟
اچھے اور برے آدمی کے اعمال کیا ہیں؟
۲ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اچھے اور برے آدمی ایک جیسے ہیں؟
۳ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ کی نظر میں ایک جیسے ہیں؟
۴ پیغمبروں نے لوگوں کو کیسے کام کرنے کی ہدایت دی ہے؟
۵ اگر بھلے اور برے آدمی اللہ کی نظر میں ایک جیسے ہوتے تو کیا اللہ پیغمبر بھیجتا؟
۶ کیا لوگوں کو اسی دنیا میں ان کے اعمال کا بھرپور صلہ ملے گا؟ اگر نہیں تو صلہ کہاں ملے گا؟
۷ اگر آخرت نہ ہوتی تو ہماری زندگی کا مقصد کیا ہوتا؟
۸ اس دنیا کے بعد، آخرت کی زندگی ہے۔ یہ یقین کر لینے کے بعد ہمارا فرض کیا ہوگا؟
۱۰ ہمیں اپنی زندگی کس طرح گزارنی چاہیئے؟

نیچے دیے گئے الفاظ کا استعمال کر کے جملے بناؤ :

آخرت - آعمال - صلہ - اجر - گنہگار - ہدایت
خوش خرم - ایذا - غیض وغضب

تقلید

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اصول دین پر دلائل کی بنا پر جانتا اور سمجھتا ہو محض تقلید کی بنا پر ان کا قائل نہ ہو لیکن فروع دین پر عمل کرنے کے لیے ان تین صورتوں میں سے کسی ایک کا اختیار کرنا ضروری ہے

۱۔ خود مجتہد ہو ۲۔ کسی مجتہد کی تقلید کرے ۳۔ احتیاط پر اس طرح عمل کرے کہ اپنے شرعی وظیفہ پر عمل کر لینے کا یقین ہو جائے مثلاً اگر کسی عمل کو بعض مجتہدین حرام جانتے ہوں اور کچھ دوسرے مجتہدین اسی عمل کے متعلق کہتے ہوں کہ حرام نہیں ہے تو اس عمل کو انجام نہ دے۔ اور اگر کسی عمل کو بعض واجب یا مستحب سمجھتے ہوں تو اسے بجالائے۔

''تقلید'' احکام میں کسی مجتہد کے فتوے کے مطابق عمل کرنے کا نام ہے اور ایسے مجتہد کی تقلید کرنی چاہیے جو مرد، بالغ، عاقل، شیعہ اثنا عشری، حلال زادہ، زندہ اور عادل ہو، اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ایسے مجتہد کی تقلید کرے، جو دنیا پر حریص نہ ہو اور دوسرے مجتہدین سے اعلم ہو یعنی حکم خدا کے سمجھنے میں اپنے زمانہ کے تمام مجتہدین سے زیادہ ماہر ہو۔

مجتہد اور اعلم کو تین طریقوں سے پہچانا جاسکتا ہے

(ا) یہ کہ خود انسان کو یقین ہو جائے یعنی وہ خود اہل علم میں سے ہو اور مجتہد اور اعلم کی تشخیص کر سکتا ہو۔

(ب) یہ کہ دو عادل جو مجتہد اور اعلم کی تشخیص کر سکتے ہوں کسی کے مجتہد یا اعلم ہونے کی تصدیق کریں۔ بشرطیکہ دوسرے دو عادل ماہرین ان کے کہے ہوئے کی مخالفت نہ کریں۔

ج) یہ کہ اہل علم کی ایک جماعت جو مجتہد اور اعلم کی تشخیص کر سکتی ہو اور ان کے کہنے سے اطمینان بھی

حاصل ہو جائے وہ کسی کے مجتہد یا اعلم ہونے کی تصدیق کریں۔

مجتہد کے فتوے کو معلوم کرنے کے چار راستے ہیں:

۱) خود مجتہد سے سننا۔

۲) دو عادل اشخاص سے مجتہد کے فتوے کو سننا۔

۳) ایسے شخص سے سننا جو مورد اطمینان ہونے کے علاوہ سچا بھی ہو۔

۴) مجتہد کے رسالہ عملیہ میں دیکھا جائے جبکہ انسان کو اس رسالہ کے صحیح ہونے پر اطمینان ہو۔

اس کے علاوہ جن مسائل کی انسان کو عموماً ضرورت پڑتی ہے ان کا سیکھنا واجب ہے۔

سوچو...اور جواب دو :

۱. تقلید کیا ہے؟ تقلید کرنا کیوں ضروری ہے؟ کیا اصول دین میں تقلید کی اجازت ہے؟
۲. ایک مجتہد کو کیسا ہونا چاہیے؟
۳. مجتہد یا اعلم کا علم کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے؟
۴. مجتہد کے فتوے پر یقین کی کیا صورت ہے؟

خالی جگہیں پر کریئے :

۱. تقلید کسی .... مطابق عمل کرنے کا نام ہے
۲. ایسے مجتہد کی تقلید کرنی چاہیے جو .... اور عادل ہو
۳. خود انسان کو یقین ہو جائے یعنی یہ کہ وہ .... ہو اور .... کی تشخیص کرسکتا ہو۔
۴. یہ کہ دو عادل .... کر سکتے ہوں کسی کے مجتہد یا اعلم ہونے کی تصدیق کریں۔

غسل

غسل کی دوصورتیں ہیں واجب اور مستحب (ا)
غسل کرنے کے دوطریقے ہیں : ترتیبی، ارتماسی

ا. غسل ترتیبی:

اس غسل میں اگر یہ نیت ہو کہ میں فلاں غسل کرر ہا ہوں (واجب یا سنت)قربةً الی اللہ تو کافی ہے۔غسل کرنے سے پہلے بدن کو اچھی طرح پاک صاف کرنا چاہئے ۔ جب یقین ہو کہ بدن پاک ہوگیا ہوتو سر سے گردن تک پانی ڈالیں، پھرجسم کے داہنے حصہ اوراس کے بعد بائیں حصہ کو دھوئیں اوراور اطمینان کرلیں کہ پانی بدن کے تمام حصوں تک پہنچ چکا ہے (۔پوری طرح اطمینان کے لیے ایک حصہ کو دھوتے وقت کچھ دوسرا حصہ بھی دھوئیں۔غسل ترتیبی میں جان بوجھ کرترتیب میں تبدیلی سے غسل صحیح نہ ہوگا.

۲. غسل ارتماسی :

جس غسل کوبھی انجام دینا چاہتے ہوں (واجب یا سنت)قربةً الی اللہ کے قصد کے ساتھ پورا بدن پانی میں ڈبودیں یعنی غوطہ لگائیں ،اوراگر پانی کے اندر موجود ہوں تو غوطہ کے وقت اپنے پیروں کو زمین سے آٹھالیں تا کہ تمام جگہ پر پانی پہنچ جائے۔

نوٹ: غسل ارتماسی سے پہلے تمام آعضابدن کا نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے اگرچہ یہ شرط غسل ترتیبی میں نہیں ہے۔

روزے کی حالت میں غسل ارتماسی ممکن نہیں ہے اس لیے کہ اس سے روزہ باطل ہو جائیگا۔

سوچو...اور جواب دو :

۱. غسل کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟

۲. کیا روزے کی حالت میں غسل ارتماسی کیا جا سکتا ہے؟

۳. غسل ارتماسی کی ترتیب می جان بوجھ کر تبدیلی کرنے سے غسل صحیح ہوگا؟

(ا) غسل سے متعلق مزید تفصیل بالغان حصہ اول کا مطالعہ کریں۔

حج

گذشتہ سال میں اپنے والدین کے ساتھ فریضۂ حج کی ادائیگی کے لئے سعودی عرب گیا تھا۔ ہمارا سفر نہایت روحانی اور دلچسپ رہا۔ سعودی عرب پہنچنے کے بعد ہم نے مکہ معظّمہ سے قریب واقع مقام میقات پر قیام کیا وہاں ہم نے اپنا عام لباس اتار دیا اور ''احرام'' باندھا۔ احرام سفید کپڑے پر مشتمل تھا جس کی سلائی نہیں کی گئی تھی۔ جب میں نے احرام باندھ لیا تو میرے والد نے کہا، ''بیٹا اب تم احرام کی حالت میں ہو، اس کا مطلب یہ ہے کہ اب تمہیں صرف اور اللہ ہی کا دھیان کرنا ہوگا۔ دنیاوی خیالات ترک کرنے ہوں گے۔ احرام کی حالت میں جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ قسم نہیں کھانی چاہیے۔ جانوروں کو ایذا نہیں دینا چاہیے اور کسی سے لڑنا جھگڑنا بھی نہیں چاہیے۔ امید ہے کہ اس طرح تم اپنی خواہشات اور جذبات پر قابو پا سکو اور مستقبل میں بھی یہی رویہ اختیار کرو۔

''بیٹا! حج بیت اللہ، ایک عظیم فریضہ اور عبادت ہے جو انسان کو صبر و تحمل اور ایثار و قربانی کا درس دیتا ہے۔ یہاں ہمیں صبر و تحمل ایثار و قربانی کے علاوہ، سادگی، مساوات، نرم مزاجی اور خوش اخلاقی کا بھی درس ملتا ہے۔

احرام باندھ لینے کے بعد ہم میقات سے مکہ معظّمہ کے سفر پر دوسرے حجاج کے ہمراہ، لبیک کے روحانی نعرے لگاتے ہوئے روانہ ہوئے۔ میں یقین نہیں کر سکا کہ مختلف قوموں، رنگ و نسل اور مختلف زبانیں بولنے والے سینکڑوں ہزاروں حاجی سادہ سفید احرام باندھے بیت اللہ کی جانب رواں دواں تھے۔ سب کے ذہنوں میں ایک ہی خیال، سب کی زبانوں پر ایک ہی کلمہ ''لبیک اللھم لبیک'' تھا۔ جیسے ہی ہم مکہ معظّمہ پہنچے پہلے خانہ کعبہ گئے

وہاں پہنچ کر ہم نے طواف کیا۔ طواف کا منظر بھی کتنا روح پرور اور کتنا عظیم تھا۔ ہمارے ذہنوں اور دلوں پر اللہ کا جلال طاری ہو گیا۔

کعبۃ اللہ کے طواف کے بعد ہم نے نماز طواف ادا کی اور پھر صفا و مروہ کے درمیان ''سعی'' کی۔ سعی کے سات پھیرے لگانے کے بعد ہم نے تقصیر کیا اور دوسرے مناسک حج ادا کئے۔ سفر حج کے دوران ہمیں ایک اور فائدہ ہوا، خصوصیت سے میرے والد دوسرے ملکوں سے آئے ہوئے مسلمانوں سے معاشی، سیاسی اور ثقافتی حالات پر تبادلہ خیال کرتے رہے تھے۔ اس طرح ہم ان کے اور وہ ہمارے مسائل سے آگاہ ہو سکے۔ سفر حج سے جب ہم وطن لوٹے تو میرے والد نے ان کے دوستوں سے ان امور پر گفتگو کی تھی۔ اس طرح ان معلومات سے ہم سب کو فائدہ ہوا۔ جو مسلمان حج ادا کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں ان پر زندگی میں کم سے کم ایک مرتبہ حج کی ادائیگی فرض ہوتی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے:

''جو مسلمان واجب حج کسی شرعی عذر کے بغیر ادا نہیں کرتا روز محشر غیر مسلمانوں میں شمار نہیں کیا جائے گا''۔ (عمرہ و حج کے مخصوص احکام کیلئے مناسک حج کا مطالعہ ضروری ہے)

الفاظ و معانی:

تحمل	برداشت
ایثار	اپنے سے دوسرے کا فائدہ مقدم جاننا
مساوات	برابری
میقات	وہ جگہ جہاں سے مکہ جانے والے حج کا احرام باندھتے ہیں
مناسک	منسک کی جمع: حج کے ارکان

طواف	کسی چیز کے گرد پھرنا، کسی مقدس مقام کے گرد چکر کھانا
سعی	صفاومروہ کے درمیان چکر لگانا (کوشش)
تقصیر	صفاومروہ کے درمیان سعی کے بعد بال یا ناخن چھوٹے کرنا، کمی، کوتاہی،

سوچو...اور جواب دو :

۱. احرام باندھنے کے بعد کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیۓ؟
۲. حج سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟
۳. مناسک حج ادا کرتے وقت ہمیں کیا یاد آتا ہے؟
۴. حج سے ہمیں کیا فائدہ ہوتا ہے؟
۵. حج کس پر فرض ہے؟
۶. حج کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام کا کیا قول ہے؟

نیچے دیے گئے الفاظ کو جملے میں استعمال کریے :

مناسک - میقات - حج - کعبہ - مساوات - ایثار وقربانی
صبر وتحمل - طواف - سعی - تقصیر - شیطان

سبق ۱۷

زکوٰۃ

دین اسلام میں زکوٰۃ اہم ترین عبادت ہے۔ زکوٰۃ کے معنی اپنے مال کا ایک مقررہ حصہ اللہ کی راہ میں نکالنا اور غریبوں میں تقسیم کرنا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''اللہ نے دولتمندوں کی دولت میں غریبوں کی ضروریات کا حصہ رکھا ہے'' اگر دولتمند یہ حصہ نکالا کریں تو غریبوں کی ضروریات پوری ہو جائیں گی۔ اگر بعض لوگ غریب ہیں، بھوکے ہیں، ان کے پاس لباس نہیں ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ دولتمندوں نے زکوٰۃ نہیں نکالی ہے۔

قیامت کے دن ہر وہ شخص سزا کا مستحق ہوگا جس نے اپنے مال سے زکوٰۃ نہیں نکالی۔

امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ''وہ دولتمند شخص جو اپنے مال سے زکوٰۃ نہیں نکالتا وہ مومن نہیں اور مسلمان بھی نہیں ہے''۔

زکوٰۃ کس پر واجب ہے؟

۱) وہ لوگ جن کے کھیت اور باغات ہیں ان کے یہاں کھیتی باڑی ہوتی ہے اور جو، گیہوں کشمش، کھجور وغیرہ کی فصلیں اگاتے ہیں۔ فصل پک جانے پر اس کا ایک حصہ مقررہ نصاب کے مطابق بطور زکوٰۃ نکالنا واجب ہے۔

۲) جو لوگ اپنا روپیہ بھیڑ، بکریوں، اونٹ، گائے، جیسے موشیوں کی پرورش یا افزائش پر لگاتے ہیں جب مویشیوں کی تعداد ''نصاب'' کے برابر ہو جائے تو انہیں نصاب کے مطابق زکوٰۃ نکالنی ہوگی۔

۳) جن لوگو کے پاس سونا، چاندی ہو اور ایک سال کی میعاد میں سونے چاندی کی مقدار نصاب

کے برابر ہو جائے تو نصاب کے مطابق زکوٰۃ نکالنی ہوگی۔

زکوٰۃ کے متعلق فصلوں کا نصاب مویشیوں کا نصاب، سونے، چاندی کا نصاب سے متعلق تمام تفصیلات ''توضیح المسائل'' میں مل جائیں گی۔

زکوٰۃ کس طرح استعمال کی جائے؟

زکوٰۃ کی رقم مسلم سماج کے لئے فائدہ بخش کاموں یا خدمات کے لئے خرچ کی جاسکتی ہے، مثلاً اسپتالوں کی تعمیر اور دیکھ بھال کے لئے۔ اس طرح ایسے اسپتالوں میں غریب لوگوں کا مفت علاج کیا جاسکتا ہے، انہیں مفت ادویات دی جاسکتی ہیں۔

ناخواندگی دور کرنے کے لئے تعلیمی مراکز اور دینی تعلیم کے لئے دینی مدارس قائم کئے جاسکتے ہیں۔ غریبوں کے لئے گھر تعمیر کئے جاسکتے ہیں معذوروں اور عمر رسیدہ لوگوں کی ضروریات پوری کی جاسکتی ہیں۔

زکوٰۃ کسی مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے صرف کرنی چاہئے۔

الفاظ معانی :

فائدہ بخش	نفع بخش
معذور	کمزور
نصاب	زکوٰۃ کی معین مقدار
مویشی	جانور
جامع الشرائط	جس میں تمام شرائط موجود ہوں

سوچو...اور جواب دو :

۱. زکوٰۃ کیا ہے؟ زکوٰۃ سے کن لوگوں کی ضروریات پوری کی جاسکتی ہیں؟
۲. غریبوں کی ضروریات کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کیا ارشاد ہے؟
۳. جو دولت مند لوگ زکوٰۃ نہیں نکالتے ان کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے کیا فرمایا ہے؟
۴. زکوٰۃ کن لوگوں پر واجب ہے؟
۵. زکوٰۃ کس کا طرح خرچ کی جائے؟

غلط جملے درست کریئے :

۱. زکوٰۃ کی رقم مشرک سماج کیلیئے فائدہ بخش کاموں یا بیکار کاموں میں خرچ کی جاسکتی ہے۔
۲. کلب کی تعمیر اور دیکھ بھال کیلیئے اس طرح ایسے ہوٹلوں پر جہاں فحاشی ہو پر خرچ کیا جاسکتا ہے۔
۳. اس سے بے ایمانوں لئے گھر تعمیر کیئے جاسکتے ہیں